خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد 46-81 نمبر 272 | جمعرات 16 رجب 1417ھ 28 نبوت 1375ہش 28 نومبر 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافت لائبریری میں ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارے میں نمائش کا انعقاد

خلافت لائبریری ربوہ کی گیلری میں نوبل انعام یافتہ محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے بارے میں ایک نمائش کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر صاحب کی تصاویر، کتب اور اخباری تراشے خوبصورتی سے 10 عدد بورڈز پر آویزاں کئے گئے ہیں۔ کل تصاویر کی تعداد تقریباً 200 ہے جبکہ درجنوں تراشے اور 11۔ کتب بھی نمائش میں رکھی گئی ہیں۔ کتب میں سے چھ وہ ہیں جو خود ڈاکٹر صاحب نے لکھی ہیں اور پانچ وہ ہیں جو ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں لکھی گئی ہیں۔ نمائش میں رکھی گئی کتب میں سے ایک گورمکھی اور ایک نارویجین زبان میں ہے۔ ایک کتاب وہ ہے جو اس وقت شائع ہوئی جب محترم ڈاکٹر صاحب صدر پاکستان کے چیف سائنٹفک ایڈوائزر تھے۔

یہ نمائش ڈاکٹر صاحب کی وفات کے فوراً بعد 23-نومبر کو لگا دی گئی۔ بعد میں اس میں اضافے کئے جاتے رہے۔ نمائش جاری ہے اور چند دن مزید جاری رہے گی ایک خوبصورتی سے آراستہ تختے پر ڈاکٹر صاحب کی لائف ہسٹری اور ان کو ملنے والے اعزازات کی تفاصیل درج ہیں محترم ڈاکٹر صاحب کے جنازہ کی ربوہ میں آمد' دار الضیافت میں چہرہ کا آخری دیدار' لجنہ کے احاطہ میں جنازہ پڑھا جانا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کی تازہ ترین تصاویر بھی نمائش کا حصہ ہیں۔ تصاویر میں خاص وہ ہیں جو آئمہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے ساتھ تصاویر بھی آویزاں ہیں۔

مورخہ 26-نومبر کو شام 4 بجے محترم ڈاکٹر صاحب کے اہل خانہ بیٹوں' بیٹیوں اور دامادوں سمیت جملہ رشتہ داروں نے نمائش کا دورہ کیا اور نمائش دیکھ کر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

خلاف لائبریری کا عملہ مبارکباد کا مستحق ہے کہ انہوں نے بڑی محنت سے ایک نہایت اچھی نمائش بروقت لگا کر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو خراج تحسین پیش کیا۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جب کوئی عذاب اور قہر الٰہی دور ہو جاتا ہے ہیضہ ہو یا طاعون' وبا ہو یا قحط تو لوگ مطمئن ہو جاتے ہیں اور جان لیتے ہیں کہ وقت جاتا رہا۔ پھر اس طرح سے دل سخت ہو جاتے ہیں۔ مگر تمہارا کام یہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے آئندہ وعدوں کو یاد کر کے ترساں و لرزاں رہو اور قبل از وقت سنبھل جاؤ۔ نت نئی توبہ کرو۔ جو توبہ کرتا ہے وہ نیکی کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو توبہ نہیں کرتا وہ گناہ کی طرف جاتا ہے حدیث میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے سے محبت کرتا ہے جو بہت توبہ کرتا ہے توبہ نہ کرنے والا گناہ کی طرف جھکتا ہے اور گناہ آہستہ آہستہ کفر تک پہنچا دیتا ہے۔ تمہارا کام یہ ہے کہ کوئی مابہ الامتیاز بھی تو پیدا کرو۔ تم میں اور تمہارے غیروں میں اگر کوئی فرق پایا جاوے گا تو جب ہی خدا بھی نصرت کرے گا۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 606)

ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور جھکے رہنا چاہئے اور خیر مانگنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

دعا کے بغیر کوئی شخص اپنی فطرتی طاقتوں کا صحیح استعمال نہیں کر سکتا۔ اور ایک وقت کی دعا نہیں ایک دن کی دعا نہیں' ایک مہینے یا ایک سال کی دعا نہیں بلکہ (-) جو لوگ دائمی طور پر اس نکتے کو سمجھتے ہیں کہ جب تک ہم دعا کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب نہیں کریں گے اس وقت تک ہم اس قدر عظیم صلاحیتوں کے باوجود جو ہمیں دی گئی ہیں اور اس کے باوجود کہ دنیا کی ہر چیز کو ہمارا خادم بنایا گیا ہے خدا سے خیر اور بھلائی نہیں پا سکتے۔

پس ہماری زندگی کی بنیاد نیکی اور صلاح اور تقویٰ اور خیر کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے اور خدا بڑا پیار کرنے والا ہے۔ اس نے دعا کو مختلف چیزوں یا اوقات یا مکان سے باندھ نہیں دیا۔ ان بندھنوں سے باہر دعا نہیں کی جا سکتی بلکہ دعا ہر وقت کی جا سکتی ہے اور ہر جگہ کی جا سکتی ہے۔ سوائے مجبوری کے پانچ وقت عبادت باجماعت پڑھنے کا حکم ہے۔ اس میں بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ سنتیں اور نوافل گھروں میں پڑھتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی دعا کی جا سکتی ہے اور کرنے کا حکم ہے کہ کھانا (-) شروع کرو اور (-) حمد پر ہی ختم کرو۔ کپڑے پہنتے ہوئے بھی دعا ہے۔ جوتی پہنتے ہوئے بھی دعا ہے اور اتارتے ہوئے بھی دعا ہے۔ غسل خانے میں جاتے ہوئے بھی دعا ہے اور وہاں سے نکلتے ہوئے بھی دعا ہے۔ کوئی پہلو ہماری زندگی کا ایسا نہیں۔ کوئی کام جو ہم چوبیس گھنٹے میں کرتے ہیں ایسا نہیں جس کے ساتھ دعا نہ ہو۔ کوئی نہ کوئی کام ہم ہر وقت کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ ایک تو وہ دعائیں ہیں جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمایاں طور پر (-) بیان کر کے کہا کہ ان اوقات میں دعا کرو اور اصل چیز تو یہ بتانا تھا کہ کوئی وقت تمہاری زندگی میں ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ ایک لمحہ بھی ایسا نہیں ہونا چاہئے جس میں تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ نہ ہو کیونکہ (-) باوجود اس کے کہ ہر دو جہان کی ہر چیز تمہاری خادم ہے اور اس کے باوجود کہ دنیا جہان کی ہر چیز سے خدمت لینے کی طاقت تمہاری فطرت میں رکھی گئی ہے تم خیر اور بھلائی حاصل نہیں کر سکتے پس ہر احمدی کو ہر وقت خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکے رہنا چاہئے اور اسی سے ہر وقت خیر مانگنی چاہئے۔

(از خطبہ 24-نومبر 1978ء)

بہت سے مصائب میں گرفتار ہوتے ہیں لیکن متقی بچائے جاتے ہیں
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے مکرم محمد محمود طاہر ایم اے ابلاغیات شاہد و مکرمہ درثمین طاہر ایم ایس سی ایم فل کو مورخہ 96-11-26 بروز منگل کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچے کا نام واصف محمود عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کا پوتا اور مکرم رشید احمد صابر صاحب اکاؤنٹنٹ جماعت احمدیہ امریکہ۔ واشنگٹن کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی' نیک و صالح' خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

دل پاک ہو اور ہر وقت یہ لو اور تڑپ لگی ہوئی ہو کہ کسی طرح خدا خوش ہو جائے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

28- نبوت 1375 ہش 28 - نومبر 1996ء

خدا سے مانگیں اور مانگتے ہی رہیں

بعض اوقات دعا کرتے ہوئے یہ خیال آجاتا ہے کہ ہو سکتا ہے خدا یہ دعا قبول نہ کرے تو منہ سے یہ الفاظ نکلنے لگتے ہیں کہ اے خدا اگر تو چاہے تو جو ہم مانگتے ہیں وہ دے دے۔ اور اگر نہ چاہے تو نہ دے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو تمام قدرتوں والا ہے اور ہمیں دعا اس احساس کے ساتھ ہی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہر قسم کی قدرت کا مالک ہے۔ سب کچھ کر سکتا ہے۔ ہاں یہ بات تو ہے کہ جو باتیں اس کی سنت کے خلاف ہیں وہ نہیں کرتا اور وہ مانگنی بھی نہیں چاہئیں۔ مانگنا وہی کچھ چاہئے جو اس کی سنت کے مطابق ہے اور پھر اس یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دے سکتا ہے۔ یہ کہنا کہ وہ چاہے تو دے اس لئے درست نہیں کہ یہ بات تو از خود درست ہے کہ وہ چاہے گا تو جبھی دے گا۔ نہیں چاہے گا تو نہیں دے گا اسے نہ صرف دینے پر اختیار ہے اسے اس بات پر بھی اختیار حاصل ہے کہ وہ چاہے تو نہ دے۔ ہم مانگیں اور مانگتے رہیں۔ لیکن اگر وہ نہ دینا چاہے تو یقیناً نہیں دے گا۔ پس یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ اے خدا اگر تو چاہے تو دے۔ اس یقین کے ساتھ مانگنا چاہئے کہ اے خدا ہمیں اس بات کی ضرورت ہے اور ہم تجھ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ تو ہمیں یہ دے دے۔ اس کا دینا یا نہ دینا تو اسی کے ہاتھ میں ہے اور اس بات کو اسی پر چھوڑا جا سکتا ہے ہم اپنے منہ سے کیوں کہیں کہ تو چاہے تو دے نہ چاہے تو نہ دے۔

پس دعا کے لئے یہ یقین ضروری ہے کہ دعا اس کی سنت کے مطابق ہے یعنی جو ہم اس سے مانگ سکتے ہیں اس کے مطابق ہے اور اسے پورا اختیار ہے کہ وہ دے۔ نہ دینا چاہے تو نہ دے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ دعا کے متعلق ہمیشہ یہی کہا جاتا ہے کہ یقین کی ضرورت ہے۔ دل میں یقین پیدا ہونا چاہئے۔ اپنی ضرورت کا بھی کہ ہمیں فلاں چیز کی ضرورت ہے فلاں بات کی ضرورت ہے کیوں کہ اگر یہ نہ ہو تو دعا بے دلی سے مانگی جاتی ہے۔ اور اس بات کا بھی یقین ہونا چاہئے کہ جو ہم مانگ رہے ہیں وہ ہمیں دیا جا سکتا ہے اور مانگنے کے متعلق ہمیں بتایا گیا ہے کہ چھوٹی سی چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز تک مانگی جا سکتی ہے۔

جیسا کہ کہا گیا ہے کہ جوتی کا تسمہ بھی اسی سے مانگیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جوتی کا تسمہ خریدنا تو ہم نے خود ہے لیکن مانگنا اسی سے ہے۔ نہ جانے ہم لے سکیں یا نہ لے سکیں۔ کئی دفعہ ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگ کہتے ہیں فلاں چیز خریدنے گئے جب چیز کا بھاؤ کر کے لے لی گئی اور جیب میں ہاتھ ڈالا گیا تو جیب میں کچھ بھی نہیں تھا۔ جیب کٹ چکی تھی۔ ہر بات کے کئی پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ہی پہلو نہیں۔ اور ان سب پہلوؤں پر کسی شخص کو پوری طرح اختیار نہیں ہوتا۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ کسی پہلو پر بھی اختیار نہیں ہوتا کہ یہ ساری باتیں خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ وہ چاہتا ہے تو ہو جاتی ہیں اور نہیں چاہتا تو نہیں ہوتیں۔

پس ہمیں ان دونوں باتوں کا پوری طرح خیال رکھنا چاہئے ایک تو یہ کہ ہمیں چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز مانگنے پر مل سکتی ہے جس چیز کی بھی ضرورت ہو اور حقیقی ضرورت ہو وہ مانگی جائے۔ اور مانگی اس یقین کے ساتھ جائے کہ چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت کے مطابق ہے اس لئے یہ ہمیں مل سکتی ہے۔ اگر دل میں یہ خیال آیا کہ شائد ہمیں مل نہ سکے تو یقین کو ٹھیس لگی اور یقین کو ٹھیس لگنے سے دعا کی اہمیت نظر سے اوجھل ہو گئی۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز سے لے کر بڑی سے بڑی چیز لینے کے لئے بھی یہ نہ کہا جائے کہ اے خدا اگر تو چاہے تو دے دے۔ بلکہ اپنی ضرورت پیش کی جائے۔

ہمارا کام مانگنا ہے۔ اس کا کام دینا ہے۔ ہمیں کسی چیز کی ضرورت ہے تو ہم مانگ رہے ہیں اور جب تک ہماری ضرورت پوری نہ ہو ہمارا کام مانگتے رہنا ہے۔ وہ چاہے تو جھٹ پٹ دے دے چاہے تو اس میں کچھ وقت لگے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ دعا مانگتے ہوئے تھکنا نہیں چاہئے۔ ضرورت تو پوری نہیں ہوئی۔ تھک کر چھوڑ دیں گے تو وہ چیز نہیں ملے گی۔ جب تک ضرورت پوری نہ ہو جائے اس وقت تک ہمارا کام ہے کہ ہم مانگتے چلے جائیں۔ اس یقین کے ساتھ مانگتے چلے جائیں کہ آج نہیں تو کل اور کل نہیں تو پرسوں ہمیں یہ چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو گی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ صرف مانگنا کافی نہیں مانگتے رہنا ضروری ہے۔ مانگنے کا تو یہ مطلب ہے صرف ایک دفعہ مانگا اور چونکہ چیز نہیں ملی اس لئے خاموش ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ادھر ہمارے منہ سے بات نکلے اور ادھر خدا تعالیٰ پوری کر دے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ بعض اوقات ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ لیکن یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے اپنے اختیار میں ہے۔ ہماری دعا کوئی حکم کی طرح تو نہیں ہے کہ ہم اسے کہہ رہے ہیں کہ یہ کر وہ کر اور وہ فوری طور پر کر دے۔ ہمیں اپنی ضرورت کا خیال رکھنا چاہئے اور یہ بھی کہ مانگ اس لئے رہے ہیں کہ ضرورت پوری ہو۔ اور مانگتے ہوئے یہ یقین ہو کہ خدا تعالیٰ یہ چیز دینے پر قادر ہے۔ ہماری دعا کی قبولیت اس کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جب چاہے دے۔ چونکہ مانگنا ضرورت کے مطابق ہے اس لئے ضرورت کے پوری ہونے تک مانگتے ہی رہنا چاہئے۔

جہاں تک مانگنے کا تعلق ہے اس سے ایک اور احساس بھی پیدا ہوتا ہے اور اس احساس کا پیدا ہونا نہایت ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ انسان کمزور ہے اور مجبور ہے۔ خدا تعالیٰ بااختیار ہے۔ مقتدر ہستی ہے۔ یہ احساس پیدا ہو تو انسان کا خدا تعالیٰ کی طرف جھکاؤ بڑھ جاتا ہے۔ وہ اس پر انحصار بھی زیادہ کرنے لگتا ہے اور اس سے پیار بھی زیادہ کرنے لگتا ہے اور یہ باتیں بھی اس کی دعا کی قبولیت میں ممد ثابت ہوتی ہیں۔ دعا کے متعلق یہ بات بھی ضروری ہے کہ صرف مادی چیزوں کا مانگنا ہی کافی نہیں۔ مدد مانگنی چاہئے۔ مدد میں ضروری نہیں کہ مادی چیزیں آئیں مثلاً ایک طبیب اپنے مریض کا علاج کرتا ہے مادی طور پر تو وہ مریض کی مدد کر رہا ہے۔ دوائیں دے رہا ہے۔ لیکن اس علاج کے دوران طبیب کا یہ فرض بھی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے مدد مانگے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ مفید ثابت ہو۔ ہو سکتا ہے دوائیں جو وہ دے رہا ہے وہ غیر موثر ہو جائیں۔ اگر وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ اے خدا میں نے تو اپنے علم کے مطابق یہ یہ کچھ کیا ہے اب تو اس میں برکت ڈال اور تو اسے مفید بنا دے۔ تو دعا جو ہے وہ صرف مادی چیزوں کے لئے نہیں اصل میں تو دعا خدا تعالیٰ سے مدد مانگنا ہے۔ اس مدد کے ذریعہ کوئی چیز بھی مل سکتی ہے کوئی کام بھی ہو سکتا ہے۔ کہیں برکت بھی زیادہ پڑ سکتی ہے۔

پس دعا کے لئے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اصل دعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری مدد کرے۔ اس کی مدد شامل حال ہو تو ہر بات سیدھی ہونے لگتی ہے ہر کام اپنے منطقی انجام تک پہنچنے لگتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح طور پر دعا کو سمجھنے اور دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

20 جنوری 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خطبہ کا موضوع تھا "سب سے اہم نکتہ تربیت کا جو آپ کو یاد رکھنا چاہئے وہ یہ ہے کہ اللہ سے سچا پیار رکھیں اور خدا کے پیار کے برعکس کوئی رعب اپنے دل پر نہ پڑنے دیں"

اس خطبہ میں آپ نے فرمایا۔

"مکارم دراصل کریم کی ایک جمع ہے۔ اور کہتے ہیں جو کسی قوم کا معزز ہو تو سب اخلاق ہی اچھے ہوتے ہیں۔ مگر اخلاق میں سے بھی بعض اخلاق بڑے معزز اخلاق ہوتے ہیں۔ تو ان معزز اخلاق سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا سفر شروع ہوتا ہے جہاں پہلے لوگوں کے سفر ختم ہو جایا کرتے ہیں۔۔

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

یہ بھی ایک اچھا مضمون ہے لیکن اس سے بھی اگلا قدم ہے کہ وہ پہلے خوباں وہ اچھے لوگ' وہ محبوب لوگ' جو پہلے اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھا گئے آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے مبعوث فرمایا گیا ہے کہ میں ان کو اتمام تک پہنچا دوں۔ ان میں کرم کے لحاظ سے اعلیٰ اخلاقی کردار کے لحاظ سے جو جو کمی رہ گئی ہے میں اس کو پورا کر دوں۔ تو مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔ پہلے بھی یہی باتیں میں مختلف حوالوں سے کہہ چکا ہوں لیکن الفاظ کی درستی ضروری تھی بعثت علیٰ مکارم الاخلاق کے لفظ نہیں ہیں بعثت لاتمم مکارم الاخلاق ایک حدیث میں حسن الاخلاق کا ذکر بھی ملتا ہے اور ایک روایت میں صالح الاخلاق کا ذکر بھی ملتا ہے مگر سب سے زیادہ پختہ روایت وہی ہے جو عام طور پر شہرت پاگئی ہے یعنی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق۔

یہ (-) کریمہ جس کی میں نے تلاوت کی تھی یہ عموماً نکاح کے موقعہ پر پڑھی جاتی ہے لیکن میں کسی نکاح کے اعلان کے لئے کھڑا نہیں ہوا مگر اس (-) کے حوالے سے وہ سارے جن کے نکاح ہو گئے ہیں یا ہونے والے ہیں یا آئندہ ہوں گے وہ جن کے نکاحوں کے نتیجہ میں اولاد جاری ہو چکی ہے وہ سب میرے مخاطب ہیں۔

لیکن اس مضمون سے پہلے بنگلہ دیش کے 71 ویں جلسہ سالانہ کے آغاز کا اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بنگلہ دیش کی جماعت 4۔ بخشی بازار ڈھاکہ میں اپنے 71 ویں جلسہ سالانہ کے لئے اکٹھی ہوئی ہے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ ان کو مخاطب کرکے میں چند لفظ کہوں۔ تو میں تمام دنیا کی عالمگیر جماعتوں کی طرف سے ان کو محبت بھرا اسلام پہنچاتا ہوں۔ اور اس جلسے کے مبارک ہونے کے اور برکتوں کے لمبا چلنے کے لئے دعا دیتا ہوں۔ اللہ کرے کہ ہر پہلو سے یہ جلسہ کامیاب ہو۔ ان کو بہت سی مشکلات کا سامنا ہے چھوٹی جماعت ہے۔ لیکن اس کے باوجود بڑی باہمت جماعت ہے۔ بہت مخلص اور قربانی کے لئے ہمیشہ ہر وقت تیار۔ اس لئے سب عالمگیر جماعتوں کی دعائیں ان کو ضرور پہنچتی رہنی چاہئیں۔

یہ (-) جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی تھی اس کا تعلق صرف کسی ایک نکاح سے نہیں بلکہ ایک جاری مضمون ہے جو (-) تمام دنیا کے انسانوں سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ایک ایسا بنیادی اصول ہے جس میں آپ کبھی کوئی تبدیلی نہیں دیکھیں گے۔ اس کا لفظی یا کچھ بامحاورہ ترجمہ تو یوں بنے گا کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو (-) اور ہر جان اس بات کی نگرانی کرے کہ وہ آگے کیا بھیج رہی ہے۔ کل کے لئے آگے کیا بھیج رہی ہے (-) پھر ہم تمہیں یاد دلاتے ہیں کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ وہ جو تم اعمال بجالاتے ہو ان سے خوب واقف ہے۔

یہ مضمون کئی دفعہ بیان ہوا ہے لیکن ہر دفعہ بار بار بیان کرنے کا محتاج ہے۔ کیونکہ اس کا قوموں کے عروج اور ان کے تنزل سے یعنی ان کے اخلاقی قدروں کے عروج اور تنزل سے بہت گہرا تعلق ہے۔ فرمایا ہے تم اس بات کے نگران ہو اور ذمہ دار ہو کہ اپنے بعد پیچھے کیا چھوڑ جاؤ گے۔ کل سے مراد آنے والا کل جو اس دنیا کا کل بھی ہے اور اس دنیا کا کل بھی ہے جو مرنے کے بعد ہم دیکھیں گے (-) اس زمین کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے اور اگلی دنیا کا بھی احاطہ کیا ہوا ہے۔ اور ان اعمال کا اس دنیا سے بھی تعلق ہے اور اس دنیا سے بھی۔ اور مستقبل میں یہ تعلق قائم رہے گا جو آج ہم اعمال کر رہے ہیں اور ہم سے وہ اعمال رونما ہو رہے ہیں تو ہمارے آج کے اعمال کتنا لمبا اثر دکھائیں گے۔ اور کتنا لمبا اور دیرپا اثر ان کا آئندہ جاری اور ساری رہے گا۔ اس دنیا میں بھی ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی اور آنے والی دنیا میں بھی ہم خود اور ہماری نسلیں اس اثر کو دیکھیں گی۔

اسی لئے بعد میں متنبہ فرمایا (-) اللہ کو خبر ہے۔ بعض دفعہ تمہیں خبر نہیں ہوتی۔ کہ تمہارے اعمال کے کیا اثرات مترتب ہو رہے ہیں اس کے بعد اگلا پہلو دوسری (-) میں یوں بیان ہوا (-) یہ دراصل نئی بات نہیں ہے۔ بلکہ اس کا ایک اور پہلو ہے۔ اسی مضمون کا جو پہلے بیان ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو خدا کو بھلا دیتے ہیں (-) تو یہ ان کا خدا کو بھلانا دراصل ان کے اپنے نفس کو بھلانے کے لئے مترادف ٹھہرتا ہے۔ اللہ ان کو خود اپنے حال سے بے خبر کر دیتا ہے یہاں (-) خود ان کی اپنی ذات شامل ہے اور وہ بچے جن کے وہ نگران ہیں۔ وہ نسلیں جن کو وہ آگے بھیج رہے ہیں یہ سب داخل ہیں اور (کلام الٰہی) سے یہ محاورہ ثابت ہے۔ یہاں صرف ان کی ذات نہیں بلکہ ان کی اولادیں ان کی آگے آنے والی نسلیں شامل ہیں۔ تو یہ بات (-) سمجھائی گئی۔ کہ آئندہ نسلوں کی حفاظت کے لئے اپنے حال سے باخبر رہنا اور خدا تعالیٰ کو یاد رکھنا ضروری ہے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو خدا تمہیں گویا تمہاری اپنی نسل کو بھلا دینے کا مرتکب کر دے گا۔ یعنی نتیجہ یہ وہ نکالے گا کہ جیسے تم نے عملاً خود جان بوجھ کر اپنی نسلوں کو بھلا دیا ہے اور ان کے مفادات سے غافل ہو گئے اور بے خبر ہو گئے۔

یہ مضمون ہے جس کا تعلق ہر نسل کے جوڑ سے ہے۔ اور اس کے راز کو اگر انسان سمجھ جائے تو آئندہ نسلوں کی تربیت کا راز پالے گا۔ مغربی دنیا میں خصوصیت سے یہ آواز بار بار اٹھتی ہے کہ ہمارے بچوں کا کیا بنے گا۔ بعض لوگ اپنے بچوں کے متعلق اس وقت بتاتے ہیں جب کہ بات میں دیر ہو چکی ہوتی ہے جب معاملہ حد استطاعت سے آگے نکل چکا ہوتا ہے۔ اور عجیب سی بات دکھائی دیتی ہے کہ ماں باپ تو دین پر قائم دکھائی دیتے ہیں ان کے دل میں خواہش بھی ہے کہ نیک رہیں لیکن بچے وہ جن کی آنکھوں سے دین کا تعلق کلیتہً مٹ چکا ہوتا ہے وہ اجنبی آنکھیں بن جاتی ہیں ان کے سامنے وہ بڑے ہو رہے ہیں ان کا رہن سہن طرز بودوباش ان کی دلچسپیاں بالکل مختلف دائروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی کسی کے گھر میں کوئی اور بچہ پیدا ہو جائے یعنی جیسے جانوروں میں تو یہ دکھائی نہیں دیتا مگر اگر مرغی کے بچوں میں بطخ کا انڈا رکھ دو تو وہ ویسا ہی منظر پیدا ہو گا کہ باقی چوزے مرغی کے چوزے نظر آئیں گے اور ایک بیچ میں بطخ کا چوزا بھی آجائے گا۔

(الفضل 23 مئی 1995ء)

---

3 فروری 1995ء کو حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں ذکر کے متعلق وضاحت تھی۔ فرمایا۔

"جہاں تک ذکر کا تعلق ہے اب تو یہ ہماری حد استطاعت میں ہی نہیں رہا۔ روزانہ مختلف علاقوں سے رپورٹیں آرہی ہیں کہ اب یہاں بھی انٹینا لگ گیا۔ وہاں بھی لگ گیا۔ جہاں بھی جماعت کی طرف سے اجتماعی انتظام ہوا۔ جہاں اجتماعی انتظام نہیں ہے وہاں انفرادی طور پر گھروں نے اپنے دروازے کھول دیئے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا گھر تو (بیت الذکر) بن گیا ہے۔ آج کل جو (بیوت) بن رہی ہیں خدا کے ذکر کے لئے یہ زیادہ معمور ہیں۔ کیونکہ رمضان کا مہینہ ہے۔ اور رمضان میں وہ چہرے بھی دکھائی دینے لگتے ہیں۔ جو بالعموم یا باقاعدہ روزمرہ (عبادت) میں دلچسپی نہیں لیتے۔ یا اپنے گھروں میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں۔ اور (بیوت) ان سے دور ہوتی ہیں۔ اس لئے عادت نہیں ہوتی ان کو۔ لیکن رمضان کے دنوں میں تکلیف اٹھا کر بھی دور دور سے جہاں بھی (بیت) میسر ہو وہاں پہنچتے ہیں۔ اللہ ان کو بھی ان کی نیکی کی جزا دے۔ ایسے موقعے پر جب کہ سننے والوں کی تعداد اور دیکھنے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہو اس وقت بہت سی باتیں کہنے کی ایسی ہوتی ہیں جو میں اپنے ذہن میں کھنگالتا رہتا ہوں۔ اور سو... ں کہ یہ بھی کہوں گا وہ بھی کہوں گا۔ لیکن وقت بہت تھوڑا ہے اور اس لئے کچھ ترجیحات بنا کر بعض باتیں کہنی پڑتی ہیں۔ بعض چھوڑنی پڑتی ہیں۔ مگر بعد میں یہ سلسلہ جاری رہے گا۔

سب سے پہلی تو میں یہ درخواست کروں گا کہ دعا کریں کہ رمضان کی برکت سے آنے والے دائمی ہو جائیں۔ اور ان کے جمعے بھی دائمی بن جائیں تاکہ ہمیں یہ گھبراہٹ نہ ہو کہ کل آئے تھے آج نہیں ہیں۔ کل جو باتیں ہم نہیں کہہ سکے تھے۔ آج کہیں گے بھی تو یہ شامل نہیں ہوں گے۔ اس لئے جہاں تک مجبوریاں ہیں دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی مجبوریاں دور فرمائے۔ جہاں تک سستیاں اور غفلتیں ہیں۔ اللہ رمضان کی برکت سے ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور نیکیوں کا ذوق پیدا ہو۔ اور "دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا" کا عہد ان کے اوقات پر ہی سچا ثابت ہو۔

وقت کے متعلق جو کہا جاتا ہے وقت نہیں ہے۔ یہ ایک محض لاعلمی کا محاورہ ہے۔ ہر شخص کے پاس وقت ہوتا ہے مگر ترجیحات الگ الگ ہوتی ہیں۔ بعضوں کے لئے وقت دنیا کے ٹیلی ویژن کے لئے ہے۔ بعضوں کے لئے دنیا کی دلچسپیوں میں ہے۔ مجالس میں جانے کے لئے ہے۔ مگر دین کے کاموں میں آنے کے لئے نہیں ہے۔ یہ مطلب تو نہیں کہ وقت نہیں ہے۔ مراد یہ ہے کہ ترجیحات مختلف ہیں۔ بعض لوگ تو دینی معاملات میں ایسی دلچسپی رکھتے ہیں کہ بعض جگہوں سے خبریں ملیں کہ ایک گاؤں چھوڑ کر جہاں بجلی بند ہو گئی تھی مرد عورتیں اور بچے پیدل بھاگے ہیں دوسرے گاؤں کہ شائد وہاں بجلی ہو اور ہم دیکھ سکیں۔

تو یہ ترجیحات کی باتیں ہیں اور جس کا وقت دین کے لئے زیادہ ہو وہی وقت ہے جس میں برکت دی جاتی ہے۔ وہی وقت ہے جو اللہ کے حضور وقت لکھا جاتا ہے۔ ورنہ گھڑیوں کے وقت تو ہر کس و ناکس پر چلتے ہیں۔ ہر مذہب والے اور ہر لامذہب پر چلتے ہیں۔ ان سے درحقیقت وقت کی قیمت نہیں ناپی جاتی۔ ایک سپیس ٹائم کا تصور ہے جو ہر چیز پر یکساں گزرتا ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو خواہ وہ مردہ ہو۔ مگر جس وقت کی میں بات کر رہا ہوں یہ وہ وقت ہے جو اپنے خالق کے ساتھ ایک شعوری کوشش سے تعلق قائم کرنے میں خرچ ہوتا ہے۔ باشعور کوشش کہ میں اپنے رب سے ملوں۔ اور اپنے رب کو راضی کروں ایسی باتیں کروں جو اس کی محبت جیتنے والی ہوں۔ ایسی باتوں سے پرہیز کروں جو اس کی ناپسندیدگی کا مظہر بنیں اور ناپسندیدگی پیدا کرنے والی ہوں۔ یہ جدوجہد ہے جس جدوجہد میں جو وقت خرچ ہو وہ وقت ہے اور اس کے سوا جو باتیں ہیں وہ تو گزارے ہیں۔

باقی صفحہ 5 پر

ایک اچھی بات

جو کام خدا کے ہاتھ سے ہوتا ہے وہ بڑا ہی بابرکت ہوتا ہے۔ اور جو انسان کے اپنے ہاتھ سے ہو وہ بابرکت نہیں ہو سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد ماضی

مکرم منیر الدین احمد صاحب مربی انچارج سویڈن ناروے

ڈاکٹر عبد السلام اور نوبل پرائز کا عالمی اعزاز

تقریب کا آنکھوں دیکھا حال

کلام الٰہی میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو علم سائنس سیکھنے اور بار بار تجربات کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تحدی کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قانون اور خلق میں کسی قسم کا تفاوت اور کجی نہیں پائی جاتی۔ جوں جوں سائنسدان کائنات کی گہرائی میں جاتے ہیں وہ یہی بات پکار اٹھتے ہیں اور آخر اللہ تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

یہ بات پاکستان کے نامور اور ممتاز سائنسدان اور جماعت احمدیہ کے مخلص فرزند ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں کہی۔ آپ دس دسمبر 1979 کی شام کو نوبل پرائز کی تقریب میں شامل ہونے والے سکالرز' سفراء' پروفیسر' طلباء' ممبران کابینہ' ممبران پارلیمنٹ' ممتاز شہریوں' شاہ سویڈن ملکہ اور شاہی خاندان کے دیگر افراد کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

آغاز تقریر میں آپ نے فزکس میں انعام پانے والوں کی نمائندگی کرتے ہوئے حاضرین اور نوبل فاؤنڈیشن کا شکریہ ادا کیا اور اردو میں یہ بھی کہا کہ

"ہم آپ کے ممنون ہیں"

اس کے بعد آپ نے کلام الٰہی سے پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے کہ (تو رحمٰن کی پیدائش میں کوئی رخنہ نہیں دیکھتا تو اپنی آنکھوں کو ادھر ادھر پھیر کر اچھی طرح دیکھ لے کیا تجھے خدا کی مخلوق میں کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ پھر بار بار نظر کو چکر دے۔ وہ آخر تیری طرف ناکام لوٹ آئے گی اور وہ تھکی ہوئی ہوگی مگر اسے کوئی رخنہ نظر نہ آئے گا۔

آپ نے ان (-) کا انگریزی میں ترجمہ بیان کر کے نہایت لطیف تشریح بیان کی جو کہ حاضرین کے لئے بڑی حیرت اور ازدیاد علم کا باعث ہوئی اور یہ پہلا موقع تھا کہ اس تقریب میں لوگوں نے کلام الٰہی کی آیات سنیں اور ان کی پر معارف تشریح سے مستفیض ہوئے۔

اس تقریب کی روایات میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں شامل ہونے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ خاص قسم کا لباس پہنیں جسے سول ڈریس کہا جاتا ہے مگر ڈاکٹر صاحب پاکستان کے قومی لباس پگڑی شیروانی' شلوار اور کھسہ پہن کر اس تقریب میں شامل ہوئے اور آپ اس لباس میں تمام حاضرین میں سب سے نمایاں تھے۔ آپ نے تقریب سے پہلے ہی منتظمین کو اطلاع دے دی تھی کہ وہ اپنا قومی لباس پہن کر تقریب میں شامل ہوں گے۔ اخبارات نے نمایاں سرخی کے ساتھ یہ بات شائع کی اور لکھا کہ یہ لباس سول ڈریس سے بہتر ہے۔ اور یہ بھی پہلا موقعہ تھا کہ کسی انعام لینے والے نے اس تقریب میں اپنا قومی لباس پہن کر حصہ لیا۔

اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے خاکسار کو بھی دعوت نامہ ملا تھا۔ چنانچہ خاکسار اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے گوٹن برگ سے سٹاک ہالم پہنچ گیا۔ ڈنر کے موقعہ پر سویڈن کے بادشاہ سے ملاقات کر کے اپنا تعارف کرایا اور ان کی خدمت میں حضرت بانی سلسلہ کے ارشادات پر مشتمل کتاب پیش کی جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کی اس موقعہ پر کئی دیگر نامور شخصیات کے علاوہ سویڈن کے وزیر اعظم سے بھی تعارف حاصل ہوا۔

اس تقریب سے ایک دن قبل بھی میں اس استقبالیہ میں شامل ہوا تھا۔ جو انعام حاصل کرنے والوں کے اعزاز میں نوبل کمیٹی کی طرف سے دیا گیا تھا۔ اس استقبالیہ میں بھی بہت سے نامور سکالرز سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ کتاب مذکورہ کا ایک ایک نسخہ چیئرمین نوبل فاؤنڈیشن پاکستانی سفیر' فزکس میں انعام لینے والے امریکن سائنسدان اور Ruanda کے سفارت خانہ کی سیکرٹری کو تحفہ کے طور پر دیا اور اپنا تعارف بھی کرایا۔

نوبل پرائز کی تقریب حسب روایات دس دسمبر 1979ء کو سٹاک ہالم کے Concart Hall میں منعقد ہوئی تھی۔ پروفیسر عبد السلام صاحب کی فیملی کے افراد کے علاوہ مکرم آفتاب احمد صاحب سابق سفیر پاکستان اور مکرم حمید احمد صاحب ابن چوہدری غلام حسین صاحب ربوہ لندن سے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ تقریب میں شامل ہونے کے لئے تشریف لائے تھے اور مبارک احمد صاحب راجپوت اوسلو سے سٹاک ہالم پہنچ کر تقریب میں شریک ہوئے۔ دیگر مہمانوں میں پاکستان کے سفیر عظمت بخش اعوان بھی شامل تھے۔

دعوت نامے کافی دن قبل ہر ایک کو بھجوا دیئے گئے تھے ان دعوت ناموں پر تقریب کے وقت کے علاوہ سیٹ کا نمبر بھی درج تھا جس پر مہمان نے بیٹھنا تھا۔ کارروائی ساڑھے چار بجے شروع ہونا تھی سوا چار بجے سے پہلے سب مہمان اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ چکے تھے۔ سٹیج پر ایک طرف نوبل اداروں کے عہدیداران بیٹھے تھے اور دوسری طرف گزشتہ سالوں میں نوبل انعام لینے والے تشریف رکھتے تھے ان کے درمیان الفریڈ نوبل کا مجسمہ سجا ہوا تھا۔ ہال کی پہلی قطار میں شاہی خاندان کے افراد (جن میں بادشاہ سلامت کی دو ہمشیرگان بھی شامل تھیں اور انعام لینے والوں کی بیگمات بیٹھی تھیں پچھلی قطاروں میں انعام لینے والوں کے دوست اور دیگر رشتہ دار بیٹھے تھے اور گیلریوں میں سویڈن کے وزراء' ممبرز آف پارلیمنٹ اخباری نمائندگان اور دیگر معززین تشریف فرما تھے۔ شاہی بینڈ بھی گیلری میں موجود تھا۔ سوا چار بجے بادشاہ سلامت اپنی ملکہ ولی عہد اور ان کی بیگم کے ساتھ ہال میں داخل ہوئے۔ تمام لوگوں نے کھڑے ہو کر استقبال کیا۔ بینڈ نے بادشاہ کا نغمہ بجایا اور یہ نغمہ ختم ہونے کے بعد چاروں اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد بگل بجا اور دوسرے دروازہ سے انعام لینے والے ایک جلوس کی شکل میں سٹیج پر آئے اور شاہی کرسیوں کے سامنے دوسری طرف بچھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد بینڈ نے قومی ترانہ بجایا اور سب احتراماً کھڑے ہو گئے۔

ٹھیک ساڑھے چار بجے تقریب کی کارروائی شروع ہوئی۔ نوبل فاؤنڈیشن کے انچارج نے بادشاہ ولی عہد' سکالرز اور دیگر مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور نوبل اداروں کا تعارف کرایا۔ اس کے بعد انعامات تقسیم ہوئے۔ ہر کمیٹی کے انچارج نے اپنی تقریر میں بتایا کہ متعلقہ مضمون میں انعام حاصل کرنے والوں نے کیا کارنامہ سر انجام دیا ہے اور اس کی افادیت کیا ہے۔ آخر میں اس سکالر کا نام پکارا جاتا اور بادشاہ سے درخواست کی جاتی کہ وہ انہیں انعام عطا کریں بادشاہ اپنی سیٹ سے اٹھ کر سٹیج کے درمیان آکر انعام دیتے۔ سکالر اپنی سیٹ سے اٹھ کر سٹیج کے درمیان آکر انعام وصول کرتا۔ حاضرین تالیوں سے داد دیتے اور سکالر جھک کر شکریہ ادا کر کے اپنی سیٹ پر واپس چلا جاتا۔

شاہی بینڈ وقتاً" فوقتاً" اپنے نغموں سے محظوظ کرتا رہا۔ یہ پروگرام براہ راست T.V پر ٹیلی کاسٹ ہو رہا تھا اور سارے ملک میں دکھایا گیا پاکستان T.V نے سیٹلائٹ کی مدد سے ڈاکٹر صاحب والا حصہ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا' اس کے بعد سب لوگ سٹاک ہالم سٹی ہال میں گئے جہاں ڈنر کا اہتمام تھا۔ جب ہم لوگ وہاں پہنچے تو گیٹ پر ہمیں ایک کتابچہ دیا گیا جس میں مدعوین کے نام حروف ابجد کی ترتیب سے درج تھے۔ اور نام کے ساتھ سیٹ نمبر بھی لکھا تھا۔ ساتھ ایک نقشہ تھا جس سے یہ پتہ لگتا تھا کہ آپ کا سیٹ نمبر کون سی میز پر ہے اور اس میز تک کون سا راستہ جاتا ہے۔ چنانچہ اس کتاب اور نقشہ کی مدد سے سب لوگ بآسانی اپنی جگہوں پر پہنچ گئے۔ سیٹ پر پہنچنے سے پہلے بائیں' دائیں اور سامنے بیٹھنے والے اپنا تعارف کراتے۔ انتظام کچھ اس قسم کا تھا کہ قطاروں میں ایک عورت ایک مرد بٹھائے گئے تھے۔ تعارف کے وقت میں نے اپنے ساتھ بیٹھی خاتون سے پوچھا کہ ساتھ والا مرد کیا اس کا خاوند ہے تو اس نے بتایا کہ اس قسم کی دعوتوں میں میاں بیوی اکٹھے نہیں بیٹھتے میرا خاوند کسی اور جگہ بیٹھا ہوگا اور یہ یہاں کا رواج ہے گھر میں ہم ہر وقت اکٹھے ہوتے ہیں باہر کچھ الگ الگ بھی ہونا چاہئے۔ میں نے اسے بتایا کہ ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ اول تو مرد عورت کی مشترکہ پارٹی نہیں ہوتی اور اگر کسی وجہ سے مشترکہ اجتماع ہو بھی تو میاں بیوی اکٹھے بیٹھیں گے۔ عورت کسی دوسرے مرد کے ساتھ نہیں ہوگی۔

جب سب لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے تو یکدم بگل کی آواز نے سب کو چونکا دیا معلوم ہوا کہ بادشاہ سلامت مع دیگر مہمانان خصوصی تشریف لا رہے ہیں۔ یہ پارٹی دو قطاروں میں آ رہی تھی۔ ہر مرد کے ساتھ ایک عورت تھی مگر یہ اس کی اپنی بیوی نہ تھی حتیٰ کہ بادشاہ کے ساتھ بھی کوئی اور خاتون تھی۔ ملکہ سلامت ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے ساتھ تشریف لا رہی تھیں اور کھانے کی میز پر بھی انہی کے ساتھ ان کی جگہ تھی۔ بادشاہ کے اپنی جگہ پر بیٹھنے کے بعد نوبل فاؤنڈیشن کے چیئرمین نے کھڑے ہو کر بادشاہ کے لئے جام صحت تجویز کیا۔ سب نے کھڑے ہو کر اس کا ساتھ دیا پھر بادشاہ نے نوبل کے لئے جام تجویز کیا اور سب حاضرین نے کھڑے ہو کر بادشاہ کا ساتھ دیا۔ میز پر شراب کے جام پڑے تھے ساتھ سوڈا واٹر بھی تھا تاکہ جو شراب نہ پیتے ہوں وہ سوڈا واٹر استعمال کر لیں۔

کھانے کے دوران یونیورسٹی کے طلباء نغمات گاتے رہے۔ بینڈ بھی وقفے وقفے سے دھنیں بجاتا رہا۔ لمبے وقفے کے بعد میوزک کی دھنوں سے حاضرین کو محظوظ کیا جاتا رہا۔ پھر معلوم ہوا کہ آئس کریم لائی جا رہی ہے۔ بیرے ہاتھوں میں آئس کریم ٹرے تھامے چلے آ رہے تھے اور آگے آگے میوزک بج رہا تھا۔ ہر ٹرے میں ایک بڑا آئس کریم کا ٹکڑا تھا جس پر حرف N نمایاں طور پر لگا ہوا تھا۔ N سے نوبل کی طرف اشارہ مقصود تھا۔ گویا نوبل کے نام کی آئس کریم تیار کی گئی تھی۔ اس کے بعد مہمانوں کو کافی پیش کی گئی۔

ازاں بعد انعام حاصل کرنے والوں نے باری باری تقریریں کیں اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ اس کے بعد سنہری ہال میں ڈانس کا پروگرام تھا۔ کچھ لوگ وہاں چلے گئے جو اس میں شامل ہونا نہ چاہتے تھے وہ گھروں کو واپس ہو گئے۔

(الفضل 15' 17 جنوری 1980ء)

عشرہ وصولی وقف جدید

○ (29- نومبر تا 8- دسمبر 1996ء)

امراء- صدر صاحبان و سیکرٹریان مال وقف جدید سے ضروری گزارش:-

وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے سال کے اختتام کے پیش نظر مورخہ 29- نومبر تا 8- دسمبر 1996ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ:-

○ یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے' مرد اور عورتیں تمام کے تمام مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کی مالی قربانی میں شامل ہوں۔

○ وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام کریں۔

آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب کو دعا کی تحریک کریں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے۔ اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور جملہ مجاہدین کو غیر معمولی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض دعاؤں کا رد ہونا بھی فضل باری تعالیٰ ہے

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ (اپنی کتاب حیات قدسی میں):۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مناظرے میں شرکت کے لئے لاہور سے بعزم حافظ آباد رات کے وقت روانہ ہوا۔ حافظ آباد کے لئے گاڑی سانگلہ ہل جنکشن سے تبدیل ہوتی تھی۔ میرے پاس کافی سامان تھا۔ جب لاہور والی گاڑی سانگلہ ہل پہنچی تین چار بجے کا وقت تھا۔ اتفاق سے کوئی قلی نہ مل سکا۔ میں نے پلیٹ فارم پر اتر کر دریافت کیا حافظ آباد جانے والی گاڑی کب روانہ ہوگی۔ ایک شخص نے بتایا کہ وہ سامنے پلیٹ فارم پر تیار کھڑی ہے اور روانہ ہونے والی ہے۔ میں نے اپنا سامان اٹھا کر خود ہی پلیٹ فارم کی سیڑھیوں پر چڑھا۔ ابھی دوسرے پلیٹ فارم پر اترا ہی تھا کہ گاڑی چل دی۔ میں اس کام کی اہمیت کے پیش نظر دوڑتا ہوا اور دعا کرتا ہوا گارڈ کے ڈبے تک جا پہنچا۔ اور بڑے الحاح سے اسے کہا کہ مجھے بہت ضروری کام ہے۔ گاڑی ذرا روکیں یا آہستہ کریں تاکہ میں سوار ہو جاؤں۔ میں اس طرح گاڑی کے ساتھ دوڑتا جاتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع سے دعا کر رہا تھا کہ پلیٹ فارم ختم ہو گیا۔ اور گاڑی بھی زیادہ تیز ہو گئی۔ میں سخت مایوس افسردہ اور رنجیدہ ہوا۔ یہ کام سلسلے کا تھا۔ مجھ سے یہاں تک ہو سکا کوشش کی اور نہایت عاجزی سے اللہ تعالیٰ کے حضور بھی عرض کرتا رہا۔ لیکن اس نے میری التجا کو نہ سنا۔ اور میری دعا کو جو نہایت اہم مطلب کے لئے تھی منظور نہ فرمایا۔ اب میں کیا کرتا۔ مجھے سخت دکھ اور درد محسوس ہو رہا تھا۔ اسی حالت میں میں پلیٹ فارم پر بیٹھ گیا۔

ایک شخص نے اس طرح دیکھ کر افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ آپ کو کہاں جانا ہے۔ افسوس ہے کہ آپ گاڑی سے رہ گئے۔ میں نے کہا مجھے ایک نہایت ضروری کام کے لئے حافظ آباد پہنچنا تھا۔ اس نے کہا کہ حافظ آباد کی گاڑی تو وہ سامنے کھڑی ہے اور چند منٹ میں روانہ ہو گی۔ یہ گاڑی لاہور جا رہی ہے۔ جونہی میں نے یہ بات سنی میرے شکوہ و شکایت کے خیالات جذبات تشکر سے بدل گئے۔ میں نے حافظ آباد جانے والی گاڑی میں سوار ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ شکر ادا کیا۔ کہ کس طرح اس نے میری دعا کو جو میرے لئے بہت ہی نقصان دہ تھی اور جس کے قبول ہونے کے لئے میں تضرع سے درخواست کر رہا تھا رد کر کے مجھے تکلیف اور نقصان سے بچا لیا۔ اگر میری دعا قبول ہو جاتی اور اس گاڑی میں سوار ہو جاتا جو کہ میں غلطی سے حافظ آباد جانے والی سمجھ رہا تھا۔ اور جو دراصل لاہور جانے والی تھی تو میں بروقت حافظ آباد نہ پہنچ سکتا۔ اور نقصان اٹھاتا۔

اس واقعہ سے مجھے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ دعاؤں کے رد ہونے میں بعض اوقات اللہ تعالیٰ کی خاص مصلحتیں کار فرما ہوتی ہیں جو کہ سراسر انسان کے فائدہ کے لئے ہوتی ہیں۔ جن کو انسان اپنے ناقص علم کی وجہ سے نہیں سمجھتا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہر وقت دنیا پر اپنا سایہ کئے ہوئے ہے۔

ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے دیئے گئے ایک سوال کا جواب آپ کی شبیہہ مبارک کے ساتھ شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد یوحنا کے متعلق مضمون کی آٹھویں قسط۔ اس وعدہ کے ساتھ کہ بعض نکات کی وضاحت اگلے پرچے میں کی جائے گی۔ اس شمارے کا آخری مضمون Lord Krishna اور یسوع مسیح ہے۔

اگر آپ یہ پرچہ منگوانا چاہیں تو پندرہ پونڈ سٹرلنگ یا 30 ڈالر امریکی۔ بیت الفضل ریویو آف ریلیجنز 16 گریسن ہال روڈ لندن ایس ڈبلیو 18۔5QL یو۔کے کو بھیج کر سال بھر کے لئے یہ رسالہ حاصل کر سکتے ہیں۔

(ن۔س)

راجہ منیر احمد خان۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

محترم راؤ محمد اکبر خان صاحب آف گنگاپور کی وفات

احباب جماعت کو نہایت افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم راؤ محمد اکبر خان صاحب امیر حلقہ 96ء سریں ضلع فیصل آباد 16 نومبر 1996ء بوقت رات سوا سات بجے مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے ہیں۔

موصوف جماعت میں اپنے اخلاص اور جرأت کی وجہ سے معروف شخصیت تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے محترم راؤ صاحب کی وفات پر بتاریخ 20 نومبر 1996ء احمدیہ ٹیلی ویژن پر ہومیو پیتھی کلاس کے دوران فرمایا۔

"راؤ اکبر خان صاحب کی وفات کی اطلاع ملی ہے۔ میں اس اعلان کے ذریعہ ساری دنیا کو بتا رہا ہوں۔ بہت نیک' مخلص انسان تھے راؤ اکبر' بہادر آدمی' بالکل ننگی تلوار تھے۔ احمدیت کے لئے غیرت کی۔ بڑا رعب داب تھا اپنے علاقہ میں۔"

موصوف 1922ء میں کاہنور ضلع روہتک میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم و تربیت کے بعد راجپوت ٹرانسپورٹ کمپنی کے بانی کی حیثیت سے عملی زندگی کا آغاز کیا۔ قیام پاکستان پر بھارت سے اپنے خاندان کے ہمراہ پاکستان منتقل ہو گئے۔ اور چک نمبر 591 گ۔ب گنگاپور ضلع فیصل آباد میں رہائش پذیر ہوئے۔ یہاں پر اپنی خداداد صلاحیتوں اور خدمت خلق کے کاموں کی بناء پر غیر از جماعت حلقہ میں تیزی سے مقبول ہوئے۔ چنانچہ لمبے عرصہ تک چیئرمین یونین کونسل گنگاپور رہے۔ ڈسٹرکٹ بورڈ کے ممبر منتخب ہوئے۔ قیام پاکستان سے لے کر 1975ء تک مینجنگ ڈائریکٹر راجپوت ٹرانسپورٹ کمپنی رہے۔ کواپریٹو کونسل جڑانوالہ کے ڈائریکٹر اور کواپریٹو فارمنگ سوسائٹی گنگاپور کے صدر رہے۔ 1970ء میں آزاد امیدوار کی حیثیت سے ایم پی اے کا الیکشن لڑا۔

محترم راؤ صاحب کے بارہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ نے 1994ء کے جلسہ سالانہ برطانیہ میں برسرعام یادگار تعریفی کلمات فرمائے تھے۔ موصوف نے اپنے پیچھے چار بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ محترم راؤ صاحب رشتہ میں خاکسار راقم الحروف کے خسر تھے۔ موصوف اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 17 نومبر 1996ء بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور یہاں بھی مولانا موصوف نے ہی دعا کروائی۔

تجہیز و تکفین کے مواقع پر بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب بھی شامل ہوئے احباب جماعت سے موصوف کی بلندی درجات اور لواحقین کے صبر جمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 3

آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کہ انسان کو جو کچھ بھی اللہ عطا فرماتا ہے یا وہ کنجوسی سے روک رکھتا ہے یا وہ اپنے اوپر یا اپنے بچوں پر خرچ کر لیتا ہے یا وہ خدا کی خاطر اس کے ان کاموں پر خرچ کرتا ہے جن سے اللہ راضی ہو فرمایا جو پہلے دو کام ہیں جن پر خرچ کئے جاتے ہیں وہ تو موت کے ساتھ یہیں مٹی میں مل جائیں گے۔ اور پیچھے رہ جائیں گے۔ اور اس کا مال اس کا مال نہیں رہے گا۔ جو کھا لیا وہ ختم ہو گیا۔ جو روک رکھا وہ اس کے کام کا نہیں۔ اس کے کسی کام بھی نہیں آ سکتا۔ نہ اس دنیا میں نہ اس دنیا میں لیکن جو اس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے وہ آگے بھیجا جاتا ہے اور وہی اس کا مال ہے کیونکہ وہ دائمی ہے۔

اس پہلو سے وقت کو بھی دیکھیں تو وقت وہی ہے جو اللہ کی راہ میں خرچ ہو کیونکہ وہ وقت آگے بھیجا جائے گا اور وہ وقت جسے ہم ضائع کر بیٹھے ہیں وہ مٹی میں مل جائے گا۔ اس کی کوئی بھی حیثیت باقی نہیں رہتی۔

پس دنیا کے کام تو ہیں لیکن دنیا کے کام بھی اگر اللہ کی رضاء کی خاطر اس نیت سے کئے جائیں کہ دین کے کاموں میں سہولت پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ نیکیوں کی استطاعت ہو اور حقوق ادا کرنے کی توفیق ملے جس میں بیوی بچوں کے حقوق ہی ہیں۔ عزیزوں اور اقرباء کے حقوق بھی ہیں۔ عام غرباء کے حقوق بھی ہیں تو اس نیت سے اگرچہ بظاہر انسان دنیا میں وقت خرچ کر رہا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے یہ نسخہ ہمیں سمجھا دیا کہ ایسے اوقات دراصل خدا کے نزدیک دین میں خرچ ہونے والے اوقات کے طور پر لکھے جائیں گے۔

> انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعارف

ریویو آف ریلیجنز

ہمارے سامنے ریویو آف ریلیجنز کی جلد نمبر 91 کا شمارہ نمبر 10 برائے اکتوبر 1996ء ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں ہماری جماعت میں نیم خواندہ سے لے کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری رکھنے والے ہر قسم کے احباب موجود ہیں۔ اگرچہ الفضل ہے تو اردو زبان کا پرچہ لیکن اسے ہر احمدی پڑھنے کی خواہش رکھتا ہے اور ہر احمدی کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے ذوق کے مطابق اس میں کچھ نہ کچھ ہو۔

اس کا زیادہ تر حصہ تو دینی امور سے متعلق ہوتا ہے اور خاص طور پر اسے آسان زبان میں پیش کیا جاتا ہے۔ تاکہ جماعت کے تمام افراد اسے سمجھ سکیں۔ لیکن بہرحال جو دوست یا بہنیں جو انگریزی تعلیم یافتہ ہیں ان کے لئے بعض اوقات انگریزی کتابوں اور رسالوں کے ریویو بھی شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ وہ ان کتابوں اور رسالوں کو حاصل کر کے ان سے استفادہ کر سکیں۔

ریویو آف ریلیجنز جو انگریزی زبان میں چھپتا ہے (کسی وقت یہ پرچہ اردو زبان میں بھی چھپتا تھا) کا تعارف بھی اسی لئے کروایا جاتا ہے کہ اگرچہ کم خواندہ دوست تو اس سے استفادہ نہ کر سکیں گے لیکن انگریزی دان طبقہ یقیناً اس سے استفادہ کرے گا۔ ہم پرچے کے ملنے کا پتہ بھی اکثر الفضل میں شائع کرتے رہتے ہیں تاکہ جن دوستوں کو اس میں دلچسپی پیدا ہو اور ہمارے خیال میں ہر انگریزی جاننے والے احمدی دوست کو اس میں دلچسپی پیدا ہونی چاہئے وہ خود خرید کر اسے پڑھ سکے۔

تعارف کے لئے صرف عنوانات کا ہی ذکر کیا جا سکتا ہے۔ اس شمارے میں ایڈیٹوریل کے بعد حسب معمول Notes and Comments اور اس کے بعد ایک تفصیلی مضمون جس کا عنوان Exodus ہے۔ اور Exodus کے بعد نسلی مسئلے کا ذکر کیا گیا ہے۔ خلافت راشدہ کے ختم ہونے سے متعلق بھی ایک مضمون شامل اشاعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

تتسی باغیوں کی دھمکی

روانڈا میں تتسی اور ہوتو قبائل کی جنگ نے دور جہالت کی ماضی کی ان جنگوں کی یاد تازہ کر دی ہے جو سالہا سال جاری رہتی تھیں اور جن میں ہزاروں افراد جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے۔ بیسویں صدی کے آخری چند سالوں میں قبائلی عصبیتوں کا اس شدت سے فروغ حیران کن امر ہے۔

ہوتو قبیلے کے افراد کی تتسی قبیلے کے لوگوں سے ڈر سے لاکھوں کی تعداد میں ہجرت اور ان کو لاحق ہونے والے انسانی المیوں سے متاثر ہو کر اقوام متحدہ نے کینیڈا کی قیادت میں ایک امن فوج زائر بھجوانے کا پروگرام بنایا۔ اس فوج کے بھجوانے کا مقصد ہوتو پناہ گزینوں کو ضروریات زندگی پہنچانے میں مدد دینا تھا۔ اقوام متحدہ نے واضح کیا تھا اس فوج کا کوئی جنگی مقصد نہیں ہو گا۔

لیکن مشرقی زائر میں تتسی باغیوں کے لیڈروں نے دھمکی دی ہے کہ وہ اقوام متحدہ کی فوج کو زائر میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ یہ بیان ایسے موقع پر جاری کیا گیا جب جرمنی میں ان ملکوں کے قومی لیڈروں کا اجلاس جاری تھا جنہوں نے مشرقی زائر میں کثیر الملکی امن فوج بھجوانے پر رضامندی ظاہر کی تھی۔ لیکن زائر کے بدلتے ہوئے حالات کی وجہ سے اس اجلاس کا کوئی واضح نتیجہ برآمد نہیں ہو سکا۔

اس اجلاس کے ذرائع نے بتایا ہے کہ یہ بات تو واضح ہے کہ پناہ گزینوں کو انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد کی ضرورت ہے لیکن یہ طے نہیں ہو سکا کہ اس مقصد کے لئے کیا فوجی مداخلت کی بھی ضرورت ہے یا نہیں۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ اس معاملے پر غور کے لئے اجلاس مزید دو دن جاری رہے گا۔

ادھر مشرقی زائر کے علاقے میں باغی رہنما مسٹر کابیلا نے عبوری انتظامیہ کے قیام کا اعلان کر دیا ہے۔

اقوام متحدہ کے تحت فوجیں بھجوانے والے اس بات سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ان کی افواج کو مقامی باشندوں یا تتسی باغیوں سے لڑائی میں ملوث نہ ہونا پڑے۔ کیونکہ اگر کسی فوجی جھڑپ میں امن فوج کے بعض آدمی مارے گئے تو اس ملک کی طرف سے فوج واپس بلانے کے مطالبے جلد شروع ہو جائیں گے۔ اور امن فوج اپنے ہی ملک کے عوام کی مخالفت کا نشانہ بن جائے گی۔ ادھر ہوتو پناہ گزینوں نے زائر سے روانڈا بھی جانا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود پناہ گزینوں کی تعداد اتنی بڑی ہے کہ ابھی بھی لاکھوں کی تعداد میں پناہ گزین زائر کے کیمپوں میں ہی مقیم ہیں مگر بے یقینی کی صورت حال کی وجہ سے امن فوج کی روانگی میں تاخیر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ امن فوج کے شرکاء یہ چاہتے ہیں کہ ان کی فوج بھی بھجوائی جائے مگر اس کو گولی بھی نہ چلانی پڑے اور نہ ہی ان پر کوئی گولی چلائے۔

○○○

سری لنکا میں 3 سو تاملوں کی گمشدگی

سری لنکا میں حکومت کے حامی تامل یونائیٹڈ لبریشن فرنٹ کے ایک رکن نے الزام عائد کیا ہے کہ گزشتہ تین ماہ میں فوج کی حراست میں سے کم از کم 300 تامل مرد اور عورتیں غائب ہو چکی ہیں۔ سری لنکا کی خاتون صدر مادام چندریکا کماری ٹنگا کے نام ایک خط میں انہوں نے ماورائے عدالت ہلاکتوں کی تحقیقات کا کرانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○○○

بھارت میں ہائی کورٹ کے سابق جج کی گرفتاری

کرپشن صرف پاکستان کا ہی مسئلہ نہیں ہے بلکہ ہمسایہ ملک ہندوستان بھی اس میں گردن گردن تک دھنسا ہوا ہے۔ حالیہ بھارتی انتخاب سے پہلے جین حوالہ کیس سامنے آیا جس میں حکومت اور اپوزیشن دونوں اطراف کے چوٹی کے سیاستدان ملوث تھے۔ اس سکینڈل نے کانگرس کی مقبولیت پر اثر ڈالا اور کانگرس انتخابات ہار گئی۔ اب سابق وزیر اعظم مسٹر نرسیمہا راؤ رشوت کے تین مقدمات میں ملوث کئے جا چکے ہیں۔

لیکن بھارت کا سب سے حیران کن واقعہ یہ ہے کہ کلکتہ ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر اجیت سنگھ گپتا کو فارن ایکس چینج ریگولیٹری ایکٹ کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ کلکتہ کی ایک عدالت نے سابق جج کی درخواست ضمانت مسترد کرتے ہوئے انہیں جیل بھجوانے کا حکم جاری کر دیا ہے۔ تاکہ ان سے مزید پوچھ گچھ کی جا سکے۔ سابق جج پر الزام ہے کہ انہوں نے قریباً ایک ہزار پونڈ اور دو ہزار ڈالر سے زیادہ غیر ملکی کرنسی غیر قانونی طریقے سے برطانیہ منتقل کی ہے۔

ہندوستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہائی کورٹ کے کسی جج کو ان الزامات کے تحت گرفتار کیا گیا ہے۔

بھارتی عدالتوں کے جاندار رویہ کی وجہ سے بھارت میں کسی احتساب آرڈی ننس کی ضرورت نہیں ہے۔ اور نہ وہاں کوئی احتساب کمشنر مقرر کیا گیا ہے۔ اگر ہمارے ملک میں بھی ایسا ہوتا تو کرپشن کرنے والوں کو عدالت کا خوف کرپشن سے باز رکھ سکتا تھا۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعرات 28- نومبر 1996ء

12-00 رات - جرمن پروگرام۔
1-00 کوئز پروگرام۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل - المائدہ - انڈونیشین ڈش۔
3-00 نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام - قصیدہ - نظم۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 درثمین حصہ 18 - (دوبارہ)۔
7-30 متفرق پروگرام۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے - (دوبارہ)۔
9-30 عربی پروگرام نظم - قصیدہ۔
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھی کلاس - از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر - سندھی پروگرام۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن - لائف سٹائل - المائدہ انڈونیشین ڈش۔
1-45 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام - (٠) اصول کی فلاسفی
7-00 رات نیچرل کیور - ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 کوئز پروگرام - "تذکرۃ الشہادتین"
8-30 الزامات کے جوابات - از حضرت صاحب سیشن 14 - (94-4-12) حصہ دوئم۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 بوسنین پروگرام۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

جمعہ 29 - نومبر 1996ء

12-00 رات - جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام - بزم مشاعرہ - ایک شعری نشست۔
3-00 نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
4-30 متفرق پروگرام
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 کوئز پروگرام۔
7-30 الزامات کے جوابات از حضرت صاحب حصہ دوئم۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
9-30 متفرق پروگرام۔
10-00 نیچرل کیور - ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر - ملاقات حضرت امام جماعت الرابع (دوبارہ)۔
12-00 دوپہر پشتو پروگرام - خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔
1-00 احمدیہ ٹیلی ویژن تفریحی پروگرام - بزم مشاعرہ ایک شعری نشست (دوبارہ)۔
2-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (نیا)۔
7-15 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی - کوئز لجنہ احمد نگر بمقابلہ مجاہد آباد۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام - امامت کی ضرورت اور اہمیت پر تقریر۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

ہفتہ 30 - نومبر 1996ء

12-00 رات - جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
2-30 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 96-11-29 (دوبارہ)۔
4-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی - کوئز لجنہ احمد نگر بمقابلہ - مجاہد آباد۔
8-00 صبح اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع - اردو بولنے والے احباب کے ساتھ (دوبارہ)۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر - خطبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگلہ پروگرام۔
4-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
5-00 تلاوت - حدیث - خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 محفل سوال و جواب از حضرت امام جماعت الرابع۔
7-30 بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت الرابع

کے ساتھ۔
8-00 ہمارے دوستوں سے ملئے۔
9-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
10-55 اگلی شفٹ کے پروگرام
11-00 تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی ورکشاپ نمبر4

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم رانا عبدالماجد خان صاحب صدر محلہ دار العلوم غربی ربوہ کی والدہ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بلڈ پریشر اور دیگر عوارض کی وجہ سے علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں دوبارہ داخل ہیں۔ کمزوری اور ضعف بہت ہے کامل صحت یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

ولادت

○ چوہدری صفدر نذیر گولیکی مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔

میرے برادر نسبتی عزیزم نصیر احمد ناصر آف جرمنی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-11-7 کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے از راہ شفقت "رانا مظفر نصیر" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم رانا محمد بخش صاحب (وفات یافتہ) سیکنڈ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا پوتا اور مکرم محمد شریف صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو والدین کے لئے قرۃ العین اور خادم دین بنائے۔

نتیجہ امتحان وظائف اطفال

○ مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے دو سالانہ تعلیمی وظائف اطفال الاحمدیہ کے لئے مختص کئے گئے ہیں۔ چنانچہ قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کی طرف سے 30۔ اگست 1996ء کو ایوان محمود ربوہ میں ملک کے مختلف اضلاع سے آئے ہوئے نمائندہ اطفال کا امتحان لیا گیا۔ دینی معلومات کے تحریری امتحان اور زبانی انٹرویو کے نتیجے میں سال 1996/97 کے لئے درج ذیل دو ہونہار اطفال کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اول: عزیز مکرم بلال احمد صاحب ابن مکرم مظفر احمد صاحب دار الرحمت شرقی الف ربوہ

دوم: عزیز مکرم عمران قمر صاحب ابن مکرم مقبول احمد صاحب مجلس سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

اول و دوم آنے والے ان دونوں اطفال کے لئے محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ نے بالترتیب۔/1200 روپے اور۔/600 روپے کی انعامی رقوم بطور سالانہ تعلیمی وظیفہ منظور فرمائی ہیں۔ جن کی ادائیگی انہیں متعلقہ زعما انصار اللہ کے ذریعے جلد کر دی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان دونوں ہونہار بچوں کے لئے یہ اعزاز اور انعام بہت مبارک کرے اور اسے آئندہ مزید شاندار کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ۔ پاکستان)

وقف جدید میں بڑھ کر حصہ لیں

○ تمام زعماء کرام مجالس انصار اللہ پاکستان کی مکرر آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ 29۔ نومبر سے 8۔ دسمبر 1996ء تک تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان میں عشرہ وصولی وقف جدید منایا جا رہا ہے لہٰذا تمام عہدیداران مجالس انصار اللہ اس عشرہ کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائیں اور اپنی بھرپور مساعی کے ساتھ عشرہ وصولی بنائیں اور اس عظیم الشان مقصد کے لئے ضروری ہے کہ تمام زعماء کرام اپنی مجالس کی اب تک کی وعدہ/ وصولی کی پوزیشن چیک کریں۔ اور جہاں بھی کمی نظر آئے خصوصی کوشش کر کے اسے دور کریں۔ نیز تمام انصار بھائی اس بابرکت تحریک میں نہ صرف عملاً شامل ہوں بلکہ اپنی حیثیت اور مالی وسعت کے مطابق اس میں حصہ لینے والے ہوں۔

○ لازم ہے کہ انصار اپنے وعدوں کے معیار کو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے مطابق بلند کر کے ان الٰہی فضلوں کو مزید جذب کرنے کے قابل بنیں۔ اور معاونین خصوصی میں بھی شامل ہوں۔

○ دوران سال آپ کو اپنی متوقع آمدنی سے بڑھ کر جو بھی عطا ہو۔ اس میں سے خدا تعالیٰ کا حصہ اسی عشرہ وصولی وقف جدید کے دوران ادا کر دیں۔

○ تمام عہدیداران اور افراد جماعت عشرہ وصولی کے دوران اس کے اغراض و مقاصد کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور خصوصی دعائیں جاری رکھیں۔

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

عشرہ وقف جدید

○ عشرہ وصولی چندہ وقف جدید 29۔ نومبر تا 8۔ دسمبر 96ء منایا جا رہا ہے۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے احباب جماعت کو اس امر کی تاکید فرمائی کہ۔

کوشش ہونی چاہئے اس میں تعداد زیادہ ہو۔ کثرت کے ساتھ احمدی بچے عورتیں بوڑھے نوجوان اس میں شامل ہوں...... وقف جدید کے چندہ میں زیادہ سے زیادہ شمولیت اختیار کریں۔

ہر بچہ وقف جدید میں حصہ لے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے احمدی بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

آخر پر یہ بات یاددہانی کے طور پر کہتا ہوں کہ اپنے بچوں کو کثرت سے اس میں شامل کریں۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ کوئی احمدی بچہ ایسا نہ رہے جو وقف جدید میں شامل نہ ہو...... میں سمجھتا ہوں کہ تعداد بڑھائی جائے اور تھوڑا چندہ بھی بچے اور بعض نئے شامل ہونے والے پیش کریں۔

(ناظم مال وقف جدید)

احمدی طلباء و طالبات کے لئے ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جو کسی بھی یونیورسٹی، کالج یا تعلیمی ادارہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہوں یا اب داخلہ لے رہے ہوں۔ وہ نظارت تعلیم میں قائم انفارمیشن سیل (Information cell) کو مندرجہ ذیل معلومات ضرور بھجوائیں تاکہ دوسرے احمدی طلباء و طالبات جن کو ان ادارہ جات کے بارے میں معلومات درکار ہوں۔ اس سے استفادہ کر سکیں۔ اسی طرح اگر آپ کو کسی قسم کی معلومات یا راہنمائی درکار ہو تو بذریعہ ڈاک یا بالمشافہ معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۔ ڈگری / ڈپلومہ کورس کا تازہ ترین میرٹ اور داخلہ سے متعلقہ ضروری معلومات۔

۲۔ اپنے شعبہ کا پراسپکٹس

۳۔ اگر ان کے علاوہ کوئی اور ضروری تعلیمی معلومات ہوں۔

طلباء و طالبات سے یہ بھی گذارش ہے کہ اگر وہ اپنے تعلیمی ادارہ کے علاوہ کسی اور تعلیمی ادارہ کے بارہ میں معلومات بھجوا سکتے ہوں تو ضرور بھجوائیں۔ شکریہ۔

ذیلی تنظیموں کو دعوت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے تحریک جدید کے سلسلہ میں ذیلی تنظیموں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"آپ جو جماعت کے خدام ہیں جو جماعت کے انصار ہیں۔ جو جماعت کی لجنات ہیں دنیا کے ممالک آپ کو بلا رہے ہیں کہ آؤ اور ہمیں بچاؤ اگر آپ نے اس آواز پر لبیک نہ کہا تو کوئی اور ایسا کان نہیں جس کے پردے اس آواز سے لرزنے لگیں اور یہ آواز ان کے دلوں میں ارتعاش پیدا کر دے۔" (از خطبہ 4 دسمبر 1953ء)

اس خصوصی خطاب سے جملہ ذیلی تنظیمیں تحریک جدید کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اور ولولہ انگیز دعوت کا والہانہ طور پر جواب دیں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالناصر
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے آپ کا
شوروم
نیو الرحیم
جیولرز
خورشید مارکیٹ حیدری۔ کراچی
فون 3442 - 664 - 0231-664
فیکس 6643299 (21 - 92)

خلافت لائبریری۔ ربوہ

خبریں

ربوہ : 27- نومبر-1996ء
درجہ حرارت کم از کم درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجے سنٹی گریڈ

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک ہی دن ہونے چاہئیں۔ انہوں نے مسلم لیگ (ن) کے نائب صدر جنرل مجید ملک سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ "کنگز پارٹی" (حکومت کی حمایت یافتہ پارٹی) بنانے کا کوئی ارادہ نہیں۔ ایسی جماعتوں کے حشر سے میں آگاہ ہوں۔ انتخابات کو شفاف بنانے کے لئے الیکشن کمیشن کو وسیع اختیارات دے کر مضبوط اور خود مختار بنایا جائے گا انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی تو الیکشن 3 فروری کو ہی ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب بلا امتیاز ہو گا صدر یا کوئی سرکاری ادارہ مداخلت نہیں کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ اگر میں اسمبلی نہ توڑتا تو ملک معاشی بحران کا شکار ہو جاتا۔

○ برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر مسٹر واجد شمس الحسن کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ وہ کراچی میں اپنے بھائی کے گھر پر تھے کہ ایف آئی اے نے انہیں اپنی حراست میں لے لیا۔

○ گیس کی قیمتوں میں مزید اضافے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ یہ اضافہ 30 نومبر سے قبل ہو گا۔

○ تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا ہے کہ ان کی تحریک کسی سے اتحاد نہیں کرے گی۔ انہوں نے اعلان کیا کہ ہم 700 صاف ستھرے امیدوار کھڑے کریں گے جو احتساب کے عمل کو جاری رکھیں گے۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ ہم کوئی ایسا فیصلہ نہیں دیں گے جس سے تمام اختیارات صدر کو مل جائیں۔ عدالت چاہتی ہے کہ آرٹیکل 48 مزید واضح کیا جائے اور پارلیمانی طرز کے مطابق آئینی ڈھانچہ بھی متاثر نہ ہو۔ انہوں نے کہا کہ ججوں کی تشریح کے متعلق آرٹیکلز کی تشریح لفظ "صدر" کو سامنے رکھ کر کی گئی تو وہ اختیارات بھی صدر کے پاس چلے جائیں گے جو وزیر اعظم صدر کے نام سے استعمال کرتا ہے۔ صدر کے وکیل کے دلائل مان لئے جائیں تو وزیر اعظم کے پاس صرف 16 اختیارات باقی رہ جائیں گے۔ یوں پارلیمانی نظام کی تباہی کا خدشہ ہے۔ اور صدر ڈکٹیٹر کی حیثیت اختیار کر جائیں گے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نگران حکومت الیکشن پر توجہ دے۔ مردم شماری کا معاملہ منتخب حکومت پر چھوڑ دیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم برسر اقتدار آئے تو احتساب کا عمل مستحکم اور موثر بنائیں گے نگرانوں کی جانب سے شروع کئے گئے احتسابی عمل کے حامی ہیں خلیج ٹائمز سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سیاسی نووارد گراؤنڈ روتر پر چلیں الزامات عائد کرنا صحت مند روایت نہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی سے ہمارے مذاکرات جاری ہیں۔ انتخابی اتحاد کریں گے۔ عمران خان ہمارا ووٹ بینک متاثر نہیں کر سکتے۔

○ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ پارٹی کارکن سازشیوں کے خلاف لڑنے کے لئے تیار رہیں۔ ملک کے سیاسی و اقتصادی بحران کے ذمہ دار صدر ہیں۔ پارٹی لیڈر انتخابات سے پہلے اپنی تیاری مکمل کریں۔

○ پیپلز پارٹی کے بعض بزرگ رہنماؤں نے بے نظیر کو چارج شیٹ کر دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ پارٹی کی قیادت بدلنا ناگزیر ہو چکا ہے۔ یکم دسمبر کو اینٹی بے نظیر گروپ نے ملک گیر کنونشن طلب کر لیا ہے جس میں بے نظیر بھٹو کو پارٹی قیادت سے فارغ کرنے کا باضابطہ اعلان کیا جائے گا۔ اس کے سیکرٹری جنرل ڈاکٹر غلام حسین ہوں گے۔

○ چیف احتساب کمشنر مسٹر جسٹس (ر) غلام مجدد مرزا نے کہا ہے کہ احتساب تیز رفتاری سے ہو گا۔ اگر ٹھوس ثبوت ملے تو بے نظیر نواز شریف کے خلاف بھی کارروائی ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ابھی کسی سیاستدان کا کیس پیش نہیں کیا۔ شہری بھی شکایت بھیج سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ منتخب پارلیمنٹ چاہے تو مجھے خدا حافظ کہہ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ احتساب کا طریق کار یہ ہو گا کہ کیس آنے پر پہلے تحقیق ہو گی پھر ٹھوس شواہد حاصل کئے جائیں گے۔ بعد میں مقدمہ چلے گا۔ صدر ہو گورنر ہو یا عدلیہ کے ارکان کسی کا ماضی صاف ہے تو یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ کرپٹ نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مالیاتی اداروں میں بے ضابطگیوں کا بھی جائزہ لوں گا۔ کوشش ہو گی کہ انصاف نظر بھی آئے۔

○ پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ نگران حکومت زرداری کو اذیت پہنچانے کے لئے کراچی منتقل کرنا چاہتی ہے۔ میرے اور زرداری کے خلاف ابھی تک حکومت کو وعدہ معاف گواہ نہیں ملا۔ اسی لئے ایم پی او کے تحت ہی رکھا گیا ہے۔

○ اسلام آباد آمد کے فوراً بعد بے نظیر بھٹو سہالہ چلی گئیں جہاں انہوں نے اپنے خاوند مسٹر آصف علی زرداری سے تین گھنٹے تک ملاقات کی۔

○ نگران وزیر اعظم نے صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ کرپشن کے مکمل کوائف کے ساتھ چیف احتساب کمشنر کو کیس بھجوائیں کسی کے خلاف کوئی انتقامی کارروائی نہ ہو۔ مکمل تحقیق کے بعد قدم اٹھایا جائے۔ احتساب کا سارا عمل شفاف ہونا چاہئے۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ احتساب نہ کیا تو نگران بھی ہمارے سامنے نہیں ٹھہر سکیں گے۔ نواز شریف قوم کو بتائیں کہ وہ سود کے خلاف ہیں یا نہیں۔

○ پنجاب حکومت نے ضلع اور تحصیل کے سطح پر کرپٹ افراد کی فہرستیں بنانے کا حکم دے دیا۔

کسی بدعنوان کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ نواز شریف اور بے نظیر ملاقات کا کوئی امکان نہیں۔ پارلیمنٹ میں ہی معاملات طے ہو سکتے ہیں۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زود جام عشق	60 گولی	/800
نواب شاہی	60 گولی	/1000
سونے چاندی کی گولیاں	30 گولی	/250
تاخیری	20 گولی	/200
شباب آور موتی	30 گولی	/90

کامیاب علاج - ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ گول بازار - ربوہ
فون نمبر: 212434 (04524)

8 فٹ سائز سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلیویژن کا
رزلٹ 100% شاندار
(یعنی عام 16 فٹ ڈش کے برابر)

• اعلیٰ کوالٹی بھاری میٹریل ڈش
• آزمودہ مشہور زمانہ
وزنسیٹ ریسیور نیا ماڈل
• گارڈنر LNB امریکہ اور جاپانی وائر
• تمام اشیاء جینوئن اور No 1 گارنٹی کیساتھ
فری فٹنگ • فری سروس • پاکستان میں
ہر جگہ فٹنگ کی سہولت۔
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
بشارت احمد خان
آپکی سہولت کیلئے ہمارے فون نمبر
04524 - 211274
213123
537

ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
آپکا اپنا با اعتماد ادارہ
یونائیٹڈ اسٹیٹس
آمنہ آرکیڈ بالمقابل شوکت خانم میموریل ہسپتال
پروپرائیٹر: کریم احمد خالد
جوہر ٹاؤن - لاہور
فون نمبر: 5181141

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں
زرعی و سکنی مکانات و پلاٹس وغیرہ کی
خرید و فروخت کیلئے رجوع کریں
برادرز اسٹیٹ ایجنسی
8- بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
ربوہ

ہر قسم کے جدید و روایتی زیورات کا مرکز۔ جدید اور سیلیکی ورائٹی کیلئے کشتر تشریف لائیں۔ آپکے دیرینہ خادم نیز ہم آرڈر پر بھی آپ کی خواہش کے مطابق زیورات تیار کرتے ہیں
قمر جیولرز
گولبازار ربوہ
پروپرائیٹر: میاں قمر لطیف
فون: 04524-589

Digitized by Khilafat Library Rabwah

HOMOEOPATHY
A BETTER APPROACH TO HEALTH
DR. MANSOOR AHMAD SYED, M.B.B.S.,
583/D, FAISAL TOWN LAHORE.
PHONE: 5161204 , 5163045.
CONSULTATION ONLY BY APPOINTMENT.

مضبوطی میں بے مثال
کارکردگی میں لاجواب
HERCULES
ہرکولیس پٹہ کمانی
سپیشلسٹ
○ پٹہ کمانی
○ سلنسر بکس پائپ
○ آٹو ریڑ پارٹس
نیز
سوزوکی جینیئن پارٹس
میاں بھائی
15- منٹگمری روڈ، لاہور